بلوغ العلى

بمعرفة الحلى

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ تعالی وتبارک علی جودہ ونوالہ والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ
محمد قد رحسنہ وجمالہ وعلی صحبہ واہلہ وآلہ اما بعد یہ بیان ہے
شمائل سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور خلفاء راشدین مہدیین اور حسنین وسیدۃ النساء فاطمہ زہرا اور ستہ باقیہ
عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا اسکو کتب سیر واحادیث خیر البشر سے
انتخاب کیا ہے تمام متن سی موضع حاجت کو لیا ہے اکثر تو یہی روایت باللفظ
ہے اور کسی جگہہ روایت بالمعنی لی ہی تا کہ کلام کی ترتیب اس طرح پر رہے
کہ گویا ایک ہی روایت ہے اور حفظ اوسکا سہل ہو جائی روایت بالمعنی کی

علامت مع ہی اور صحیح بخاری کی علامت خ اور مسلم کی م اور شمائل
ترمذی کی شت اور طبقات واقدی کی ق اور مواہب لدنیہ کی
مو اور سبل الہدی کی سل اور خصائص کبری کی خص اور منتخب جمع الجوامع
کی جع اور تحفۃ المحافل کی مح اور شفای قاضی عیاض کی شفا اور
احیاء العلوم کی حا اور نہایہ ابن الاثیر کی یہ اور صراط سوی للشیخ محمود الشیخانی
کی صر اور فصل الخطاب کی فص اور سیرت ابن ہشام کی ہش اور
ریاض نضرہ کی رض اور جہان کہین صاحب کتاب نے صحت یا ضعف
روایت کا بیان کیا ہے وہان بعد علامت کتاب کی علامت صحیح کی
صح اور ضعیف کی ض اور حسن کی حس مقرر کی ہے اور وقف علامت
ہی روایت موقوف کی آپ جس کسیکو اوس کی تخریج پر وقوف حاصل ہو
وہ براہ مہربانی اوس تخریج کو لاحق بروایت مذکور کردی جزاہ اللہ عنی خیرا وصانہ ضیرا

شمائل خاتم الانبیاء وسید الرسل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت اجمل ترین مردم تھے دور سے اور شیرین تر اور خوبترین مردم تھے
قریب سے شفا

ہر خوبیی کہ از ہمہ خوبان شنیدہ ایم　　امروز در شمائل خوب تو دیدہ ایم

آپ کی خوبصورتی و نطافت ظاہر تہی مو آپ عظیم و معظم تھے دلون اور
نظرون مین شت جب خاموش ہوتی تو آپ پر وقار رہتا اور جب بات

کرتی توخوبی زیادہ ہوجاتی ۔ م ۔ جس نے آپکو اول بار دیکھا وہ ہیبت مین آگیا اور جسنے میل جول کیا پہچانکر اوسنے آپکو دوست رکھا ۔ شت ۔ آپ درخشندہ تھی اور آپکا رنگ روشن تمام نہ سخت سفید رنگ تھے اور نہ گندم گون ۔ م ۔ سفید رنگ نمکین صورت تھے ۔ م ۔ آپ کی سفیدی سرخی آمیز تھی ۔ ق ۔ گویا کہ سونے کا پانی آپ کی صفحۂ رخسار پر جاری ہے یہ انور تھے وقت تجرد کے لباس سے ۔ شت ۔ کھڑے ہوے ساتھ سورج کے کبھی مگر آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آئی ۔ سل ۔ آپ کا سایہ نہ تھا ۔ خص ۔ ع

پیغمبر نداشت سایہ ۔ تا شک بدل یقین نیفتد
یعنی آن کس کہ پیرو اوست ۔ پیداست کہ بر زمین نیفتد

سر آپکا بڑا تھا ۔ ح ۔ بال اچھے تھے ۔ سل ۔ بال سخت سیاہ تھے ۔ جع ۔ سر کے بال کثرت سے تھے ۔ سل ۔ نہ مرغول پیچدار تھے اور نہ فروہشتہ بلکہ درمیان جعد و سبط کی تھی ۔ شت ۔ جب شانہ کرتے تو گویا وہ بال شکن تھے تو وہ ریگ مین ۔ سل ۔ ع

رہا کن از گرہ دام عنبرین دل را ۔ بعلم شانہ تشکن این طلسم مشکل را

اگر بال سر مبارک کے دو حصے کیے جاتے تو ہو جاتے ورنہ آپ کی بال نرمہ گوش مبارک سے تجاوز نکرتے جبکہ فراہم ہوتے ۔ شت ۔ ایک روایت

مین یون ہے کہ آپ کی بال ہر دو دوش تک پہونچتے تھے م اور کبھی آپ اون بالون کی چار گیسوین کر لیتے ہر کان دو گیسوون کے بیچ مین سے باہر نکلتا اور کبھی بالون کو ہر دو گوش پر ڈالدیتے اوس وقت دونون صفحۂ گردن نمایان و درخشان ہوجاتے حا پہلے سدل یعنی ارسال موے سر فرماتے تھے پہر مانگ نکالنے لگے خ آپ کے سر مبارک مین سفید بال نہ تھے مگر گنتی کے مانگ مین جب تیل لگاتے تو تیل اونکو چھپا دیتا مع شت آپکی پیشانی کشادہ تھی شت صاف چمکتی تھی مع ق ے

متی یبدُ فی اللیل البھیم جبینہ یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

ابروی شریف باریک و دراز و دنبالہ دار تھی بھر پور بغیر پیوستگی کے درمیان دونون ابرو کے ایک رگ تھی جو وقت غصے کے ابھر آتی شت ے

مقوس دونون ابروی مقدس مقدس دونون ابروی مقوس

دونون کان کامل و تام تھے ق آنکھین بڑی بڑی تھین ق آنکھون کی سفیدی مین باریک رنگین تھین لال مح آنکھ خوب سفید و سیاہ تھی مو سفیدی و سیاہی آنکھ کی برابر تھی سل فراخ چشم تھے شفا دراز چشم تھے م سرگین چشم تھے ق پلکین بہت اور لنبی تھین شت ے

تنہا نہ ہمین زلف تو بسیار دراز است مژگان تو ہم چون شب بیمار دراز است

یہان تک کہ لگتا تہا کہ کثرت قرہ در مژہ سی آنکہہ چہپ جای حاشرگان
مین برگشتگی تہی سل سر بینی مبارک باریک تہا شت ناک درازتہی
جع ناک پر ایک نور تہا بلند جو کوئی تامل نکرتا وہ جانتا کہ ناک بہت ہی اونچی
ہے شت حالانکہ بہت اونچی نہ تہی سل دونون رخسار نرم وہموار تہے
شت دونون گال کشادہ و درخشندہ تہے یہ دونون عارض واضح
و آشکار تہے سل احسن عباد خدا تہے دونون لب مین اور الطف
عباد اللہ تہے وقت ہونٹ بند کرنے کے مو دہان مبارک کشادہ تہا
م بہت خوشنما تہا مع ق پاکیزہ بو تہا مع سل بو آپ کے تہوک کی
جیسے خالص مشک کی بو صر دندان شریف آبدار تہے شفا چار دانت
سامنے کی خوب چمکدار تہے سل ظاہر ہوتے تہے شل دانتہا یعنی ثرالہ
کے شت سامنے کے دو دانت کشادہ تہے شت اور چار دندان
میانہ سل گویا درمیان سے دندان پیشین کے نور باہر آتا ہی شت
جب ہنستے برق ولمعان در و دیوار پر نمایان ہوتا شفا بہترین مردم تہے
نغمہ یعنی آواز خوش مین حا گنگناتے نہ تہے یعنی آواز کو گلے مین نہ پہیرتے
اور ترجیع نکرتے لکن کسیقدر آواز کو دراز فرماتی ق آواز شریف مین
فی الجملہ گرانی تہی مح بلند آواز تہے حا خوش گفتگو تہے مع ق آپکی
آواز وہان تک پہونچتی جہان تک غیر کی آواز نہ پہونچتی مو اصدق اللہجہ

تھی یعنی فصیح زبان شفا بات کھلی اور صاف کرتی مو ریش شریف
انبوہ بھی شت بہت خوشنما تھی مع ق داڑھی نی عارض مبارک
کو پر کر لیا تھا یہان تک کہ لگتا تھا کہ سینۂ مبارک کو بھی پر کرلے مع ق
داڑھی خوب ہی سیاہ تھی مع ق موچھین اچھی تھین سل موہائے
لب زیرین گرد لب زیرین مبارک کے نمایان تھے گویا وہ دونون سفید
موتی ہین اسفل عنفقہ مین ہ

خط پشت لب وحرف تو در دل کردتاثیر بقربانت روم جانان چہ تحریری چہ تقریری

بال عنفقہ مبارک کی منقاد تھے یہان تک کہ موی ریش مبارک پر پڑتی
تھے یہ گمان ہوتا تھا کہ یہ خود داڑھی ہی کی بال ہین سل بڑھاپا آپ کا
قریب بیس بال کے تھا مع شت نہ تھے سفید بال مگر عنفقہ یعنی ریش بچہ
اور درمیان ہر دو گوش اور سر کے کچھ م آپ کی ریش شریف زیادہ
تھی سفیدی مین بہ نسبت آپ کی سر کے ق روی مبارک کیا درخشان
تھا جیسے چاند شب بدر مین چمکتا ہے شت جب آپ خوش ہوتے آپکا
چہرہ آئینہ کی طرح ہوتا عکس دیوارون کا آپ کی چہرے مین نظر آتا یہ گویا
کہ سورج روی مبارک مین سیر کرتا ہے شفا اور اکثر شدت انوار صباحت
سے شب تاریک مین سوزن نظر آتی صر نہ تو بہت لمبے سو بہنہ کے تھے اور
نہ گول چہرے کے آپ کے روی مبارک مین کچھ تدویر تھی شت گردن

مبارک مین اونچائی تھی مو منسوب نہ تھی وہ گردن طرف طول کی اور نہ
طرف کوتاہی کے جاگو یا گردن آپ کی ہاتھی دانت کی گردن تھی صفائی
سیم مین شت گویا کہ سونا چنبر گردن مین ہتا ہے جج مسافت بعید
تھی درمیان دونون شانون کے خ بزرگ تھے دونون بازو قف
اور دونون شانی مع ق سرہای استخوان مفاصل اور استخوان میان
شانہ و پشت بزرگ تھے شت استخوانہای اعضای دوگانہ بزرگ تھے
شت اور ہڈیان سطبر تھین شفا جب نماز پڑہتے مابین ہر دو دست کو کشادہ
رکھتے یہان تک کہ سفیدی بغل مبارک کی ظاہر ہوتی خ دوسری روایت
مین یون ہی کہ پس پشت سی سفیدی و سرخی بغل شریف کی نظر آتی یہ سینا
آپ کی بغل کا جیسے خوشبو مشک کی سل مہر نبوت درمیان دونون
شانون کے تھی م جیسے انڈا کبک دری کا م وہ مہر مشابہ جسد تھی یعنی
رنگت مین م اور تھی نزدیک اعلای شانہ چپ کی بہ ہیئت مشت اوپر
تل تھے جیسے مسّی یعنی بقدر دانہ نخود کے یا کتر اوس سی م گرد اوس کے
بال تھے گھنے خص جابر کہتے ہین مینے مہر نبوت کو اپنے دہن مین نوالی
کی طرح لیا مجہپر خوشبو مشک کی آنے لگی آپ کی پشت کشادہ تھی جاگویا
کہ چاندی سے ڈہالی گئی ہے سل سینہ مبارک چوڑا تہا شکم شریف برابر
تہا سینے سے یعنی تو ندنہ تھی شت عیب نہین کرتی تھی آپکو کلانی شکم کی

اور عجیب لگاتی آپکو لاغری اور ناتوانی ترکیب کی سل آپ کی کمر
کشادہ تھی سل اعضاء زیرین چکلے تھے مع شفا درمیان سینہ
ناف کی سپید بالون سے وصل تھا شل ایک خط کے کھچا ہوا تھا جو دو پستان
مع شکم بالون سے خالی تھے سوای اوس خط کے دونون ہاتھون اور
شانون پر اور بالای سینہ شریف پر بال یعنی روئین تھے شت شکم مبارک
مین تین شکن تھے ایک کو ان مین سے ازار چھپا رہتی تھی اور بعض
نے کہا کہ ایک ہی شکن ظاہر تھی وہ شکنین سفید تر تھین لپٹی کتاب سے یعنی
جو استعمال مین نہ آئی ہو اور چھونے مین بہت نرم تھی سل بازو اور
ساعد آپ کے سطبر تھے شفا ہر دو بند دست یعنی پہونچے لنبے تھے
شت دونون ساعد دراز تھے جع دونون ہاتھ سطبر تھے خ ہتھیلی
فراخ تھی شت کف دست سب لوگون کے کف دست سے نرم تر تھا
جع ہتیلیان پر گوشت تھین خ انگلیان بھی پر گوشت تھین مع ق
انگشتان مبارک روان و دراز تھین شت گویا کہ آپ کی انگلیان چاندی
کی شاخین تھین سل جابر کہتے ہین حضرت نے میرے گال پر ہاتھ پھیر
دیئے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبوپائی گویا کہ اوسکو طبلہ عطار سے
نکالا ہے ہم آپ کی پنڈلیون مین باریکی تھی جع گویا کہ ساق مبارک
کھجور کا گابہا تھا سل نیکو ترین مردم تھے قدم مین ق بایان پانون

پہیلا دیتے یہان تک کہ پشت پای مبارک سیاہ نظر آتی یعنی بسبب اجتماع
خون کے ق آپ کے دونون قدم سطبر تہے خ اور خوب پر گوشت
تہے مع خ اور فراخ تہے مع شفا انگلیان پانون کی پر گوشت تہین
ق انگشتان پا دراز و روان تہے تلوے پانون کے زمین سے اونچے
تہے پشت پا نرم و ہموار تہی اون دونون سے پانی گذرتا شت پاشنہ
مبارک دراز تہا سل اور کم گوشت تہا مع م سبابۂ قدم یعنی انگشت ہمسایہ
زانگشت دراز تہا یعنی انگوٹھے سے انگوٹھے کے پاس کی انگلی لنبی تہی
سل معتدل اندام تہی شت نہ لنبی جانی والی میانہ قدی سے کچہہ بلند
جب ہمراہ قوم کے آتے اونکو داب لیتی ق یعنی سب سے اونچی معلوم
ہوتی اور اکثر یہ ہوتا کہ دو مرد دراز قد آپکا احاطہ کرتے تو آپ ہی اون سے
دراز نظر آتے پہر جب اون سے الگ ہوتے تو میانہ قد ٹہیرتے سل جب
بیٹہتے تو آپ کا شانہ مبارک سب بیٹہنے والون پر بلند تر ہوتا سل غرضکہ
قیام و قعود مین سب سے ارفع و اعلی و اطول معلوم ہوتے اگرچہ طویل نہ
تہے بلکہ ساری اجزاء نہایت اعتدال مین تہے انتہے فربہی مین معتدل
تہے آخر زمان مین تنا ور ہوگئے تہے آپکا گوشت متماسک یعنی بہم پیوستہ
تہا لگتا تہا کہ خلقت اولی پر ہوسن نے کچہہ ضرر او سکو نہ پہونچایا تہا یعنی دراز
عمر سے ڈہیلا نہ پڑا تہا کہ لٹکے حا خوبترین مردم تہی قد و قامت مین جع

اگر چلی تو نسیم بہار ہو کے چلے ٹہیر گئی وہ جہان سرو باغ تہی گویا

خوبصورت بدن حسن الجسم تہے جمع بعضا گوشت بدن کا بعض پر تجاوز

و زیادتی نکرتا تہا برابری مین مثل آئینے کے تہے اور سفیدی مین مثل

چاند کے جا گویا سانچے مین ڈہلا تہا ہ

سراپا کو اوس کی نظر کرکے تم جدہر دیکہو اللہ ہی اللہ ہے

کہاں چہرۂ مبارک کی نازک تہی سل اور لطیف الظاہر تہی یعنی با طراوت

و لطافت جا آپ کثیر العرق تہے یعنی آپکو پسینا بہت آتا م آپ کا

پسینا چہرۂ مبارک پر مثل گوہر آبدار کے ہوتا جمع مشک خالص سی

زیادہ تر پاکیزہ بو تہی آپ کا کف دست گویا عطار کا کف دست تہا

سل خواہ ہاتہ مین خوشبو ملتی یا نہ ملتے کوئی آپ سے مصافحہ کرتا تو سارے

دن خوشبو دست مبارک کی پاتا آپ کسی بچے کی سر پر ہاتہ رکہدیتے

تو وہ درمیان اور بچون کے بسبب اوس خوشبو کی پہچانا جاتا شفا اور

جب سے شب معراج سے ہوکر آئے تہے آپ کی خوشبو عروس کی

خوشبوسی پاکیزہ تر تہی سل جس کسی راہ سے گذرتی پہر کوئی پیچہے سے

جاتا تو وہ پہچان لیتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گذر اس راہ سی

ہوا ہے بسبب خوشبوی عرق مبارک کی سل آپکا وصف بیان

کرنی والا کہتا ہے کہ مین نی آپ سے پہلے اور بعد آپ کی آپ کی طرح کا

کوئی شخص جمال وکمال مین نہین دیکہا مثل آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کما ہو اہلہ ۵

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری

شیوہ و شکل و شمائل حرکات و سکنات آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

حسان بن ثابت نے فیصلہ اس قضیۂ کمال وجمال ظاہر و باطن کا کیا خوب اپنی کلام بلاغت نظام فصاحت التیام مین کردیا ہی فللہ درہ وعلی اللہ اجرہ

واحسن منک لم تر قط عینی واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبرأ عن کل عیب کانک قد خلقت کما تشاء

صفت امیر المومنین خلیفہ رسول خدا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سفید رنگ تہے ق ساری سر پر بال تہے ق عرض ماتہا اوٹہا ہوا تہا ق آنکہین گہری تہین ق عارض یعنی رخسار سبک کم گوشت تہی ق روی مبارک کم گوشت تہا ق حنا وکتم کا خضاب کرتے تہے ق ریش شریف عرفج[1] کی سی چپک دمک رکہتی تہی یہ جو انگلیان متصل کف دست ہین اون کی جڑ کم گوشت تہی ق کوزہ پشت تہے اپنی ازار کو محل بستگی ازار سے تہامے رہتے ق ایک دبلے بوڑہے کم گوشت خوش قامت تہے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۵

[1] عرفج ایک گہاس ہوتی تہی جو آگ سے جلکر پہولکی اوڑتی ۱۲ منہ

بہ سجدہ سر کشید آن سرو قامت مؤذن گفت قد قامت قیامت

صفت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

یہ سخت سفید رنگ تھی کچھ سرخی انپر ظاہر ہوتی تھی ق عیاص بن خلیفہ کہتے ہین مینے عمر کو عام الرمادہ مین دیکھا وہ کالی ہو گئے تھے حالانکہ پہلے سفید تھے ق اونکا رنگ بدل گیا تھا تیل کھانے سے ق سخت اصلع ہو گئے تھے یعنی موی پیش سر جاتے رہے تھے ق دونون آنکھین سخت سرخ تہین رخسار ہلکے پھلکے تھے رض ریش شریف انبوہ و مدور تھی رض مونچھون مین بال بہت تھے اور اطراف سبلت مین سرخی تھی رض جب غضب مین آتے اپنی بروت کو دہن مین لیتے اور پھنکارتی ق اور تاؤ دیتے ق داڑھی کو زرد رکھتے اور سر کے بالون مین حنا لگاتی ق اور دونون ہاتھ سے کام کرتی یہ اونکی ران پر ایک سیاہ تل تھا ق دونون پاؤن کے بیچ مین کشادگی تھی ق برہنہ پا چلتی لوگون مین اونچے نظر آتی گویا کہ کسی جانور پر سوار ہین ق فربہ تن جسیم البدن تھے گویا کہ رجال بنی سدوس سی ہین ق لوگون پر طول مین فائق تھے ق ہ

این چہ بالاست بیا سایہ گلشن افگن سرو را در بغل رخنہ دیوار طلب

صفت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

یہ ایک شخص تھی اچھی صورت نازک چہرہ کی ق جمیل ترین مردم تھے
رض گندم گون تھے ق سر پر بال بہت تھے ق سر کے بال ہر دو
گوش سے نیچے تھے رض اصلع تھے یعنی موی پیش سر نہ تھے رض اونکی
رخساروں پر چیچک کی داغوں کا نشان تھا ناک لنبی اور سرےپنی باریک
ومیانہ تھی رض بلند بینی تھے رض سر بڑی بزرگ تھا رض دراز ریش تھے
رض داڑھی انچھی تہی ق اور سفید تھی مع ق اپنی دانتوں کو تار طلا سے
باندہتے تھے ق جوڑا ستخوانہای دوگانہ کا جیسے کتف وشانہ ہی بزرگ
تھا دونوں دوش کے درمیان دوری تھی ق بدن مبارک سبک تھا
رض نہ کوتاہ قد تھی اور نہ دراز قد ق

صفت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

یہ خوشرو تھے جیسے چودہوین رات کا چاند فص حسین تھے صر گندم گون
تھے صر انکی رنگت کھلی ہوئی تھی صر سخت گیہوان رنگ تھا دو رسی فص
اور اگر قریب سے تو تامل کرتا تو کہتا کہ گندم گونی اون کی ہمراہ سرخی کے
قریب تر ہے خالص گندم گون ہونی سے ق رنگ شریف مائل بسرخی
تھا فص موی پیش سر نہ تھے یہ سر شریف پر بالوں کی لکیرین تھین جیسے
خطوط انگلیوں کے مع رض دو گیسو تھے رض سر کے بال سفید تھے
ق ابرو پیوستہ تھے فص آنکھوں کی سفیدی سیاہی کمال خوبی مین تھے

صر دونون آنکھین سرمگین تھین مع ص آنکھین بھاری تھین مع ق
اور بڑی بڑی تھین ق خندہ دندان تھے فض انبوہ ریش تھی صر داڑھی
عریض تھی مع ق داڑھی نی مابین ہر دو دوش کو پر کر لیا تھا سفید
براق تھی ق گویا کہ اوسپر انوار چھڑکے گئے تھے صر اونکی گردن ایسی
تھی جیسے ابریق سیم یعنی کمال صفا وضیا مین صر دونون دوش عریض
وپہنا تھے صر غضروف یعنی استخوان دوش جسکو مشاشہ کہتے ہین سطبر تھا
ق بزرگ شکم تھے یہ استخوانہای مفاصل دوگانہ چکلے چوڑے تھے صر
اون کے غضروف ایسے تھے جیسے شیر ژیان شکاری کے ہون بازو
یعنی عضد ساعد یعنی ذراع سے جدا ظاہر نہوتا تھا بلکہ دونون ایک دوسرے
مین خوب ہی منبج تھے صر اگر کسی شخص کا بازو پکڑ لیتے کیا ذکر تھا کہ
پھر وہ سانس لے سکتا رض عضلۂ ذراع یعنے لوتھڑا بازو کا سطبر تھا
اور جہان باریک چاہیے وہان دقیق تھا ق بازو وہاتھ سخت نہو رض
نظر لگی نہ کہین اوسکی دست و بازو کو   یہ لوگ کیون مری زخم جگر کو دیکھتے ہین
ہتیلیان موٹی تھین صر لیکن نرم و ملائم رض عضلۂ ساق جانب بالا
سے سطبر اور محل باریکی مین باریک تھا ق بدن شریف موی دار
تھا فض مردون مین میانہ قد تھے صر اور طرف قریبی کے
نزدیک تھے رض

شمائل سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین نہین دیکہا مینے کسیکو مشابہ تر سمت یعنی سکینہ و دلّ یعنی وقار و ہدی یعنی سیرت مین صہ اور بات مین صلعم ساتہہ حضرت کے فاطمہ سی قیام و قعود یعنی برخاست و نشست مین صہ اون کی چال حضرت کی چال ستے وہ جب نزدیک حضرت کے آتین تو آپ اونکے لیے کہڑے ہوجاتے اور اونکا بوسہ لیتے اور اپنی جگہہ پر بٹہاتے صہ وہ ایک ٹکڑا تہین حضرت کے بدن کا گویا خود وہی ہین ؏ صہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

شمائل سید شباب اہل الجنۃ حسن بن علی علیہما السلام

نہ تہا کوئی مشابہ تر ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن بن علی سے بڑہکر رخ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین حسن اشبہ برسول خدا ہی چہرے سے ناف تک صلعم

نقاب عارض گل جوش کردہ مارا تو جلوہ داری و روپوش کردہ مارا

شمائل سید جوانان بہشت حسین بن علی علیہما السلام

انس نے کہا ہے کہ حسین بن علی اشبہ ترین قبیلہ تہے ساتہہ حضرت کے ؏ خ مین کہتا ہون کہ مراد انس کی سواے حسن

بن علی کے ہے اس لیے کہ علی بن ابی طالب سے آیا ہے کہ حسن اشبہ
بہ رسول خدا تھے مابین صدر سے سر تک اور حسین اشبہ بہ نبی اللہ تھے
اسفل سینہ سی یعنی قدم تک سل بالجملہ جب دونون سیدین
جلیلین کو یکجا کرو تو حضرتؐ کی تمثال شریف قائم ہو جاتی ہے محمد بن
ضحاک کہتے ہین جسد حسین مشابہ جسد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا
جس جای سراپا مین نظر جاتی ہی وسکے آتا ہی مری دل مین یہین عمر بسر
سل حسین صاحب جمال تھے یہان تک کہ جب کسی تاریک جگہ
مین بیٹھتے تو اوس طرف کا رستہ بسبب بیاض پیشانی و شعاع ہر دو
رخسار شریف کے ملجاتا مع شواہد النبوۃ خضاب وسمہ کا کرتے تھے
مع ج محرر سطور عرض کرتا ہے کہ مین نسل امام حسین علیہ السلام سی ہون
اور نام میرا صدیق حسن ہے اور میرے باپ کا نام حسن بن علی تھا
غرضکہ نام حسن ہے اور نسب حسینی اور اضافت بخاری ہے اور بعض حلیہ
میرا حلیہ ابوبکرؓ و بعض اہل بیت سے فی الجملہ مشابہت رکھتا ہے مین
امید کرتا ہون کہ اللہ تعالے مجھکو برکات شمائل و خصائل و مخائل
ان حضرات و بقیہ عشرہ مبشرات سے محروم نفرمائے ؎

فی الجملہ نسبتے بہ تو کافی بود مرا بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است

صفت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

یہ گندم گون بسیار موی تھے ق کبود چشم رض سبک ریش ق
اپنی پیری کو متغیر نکرتے تھے یعنی خضاب وغیرہ سے رض عروہ کہتی
ہین مین اکثر بال زبیر کے ہر دو دوش پر پکڑ لیتا اور مین لڑکا تھا اور
بال پکڑ کر اون کی پشت پر لٹک جاتا مع ق وہ نہ دراز قد تھے
اور نہ کوتاہ قامت اونکا بدن مائل بہ لاغری تھا گوشت کی جگہ مین

ق س

زوہی بیعل در نیاید آسایش بدرد خویش ہم آغوش کردہ مارا

صفت طلحہ رضی اللہ عنہ

یہ سفید رنگ مائل بسرخی تھے رض بسیار موی ق بال ان کے
نہ بسیار شکن دار یعنی گھونگھر والے تھے اور نہ فروہشتہ یعنی سیدہے
بے شکن ق یہ اپنے بالون کو دگرگون نکرتے یعنی خضاب سے بینی
باریک تھی رض خوش رو اچھی صورت کے تھے ق دونون دوش
عریض تھے رض سینہ فراخ تہا رض دونون قدم سطبر تھے تلوی
خالی نہ تھے رض میانہ قد مائل بہ پستی تھے بنسبت درازی کی رض

صفت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

یہ خوش رو باریک چہرہ تھے ق سفید رنگ ق آمیختہ بسرخی ق
انکے بال شکن دار تھے دونون کانون سے زیر تر رکھتے رض باریک

و دراز بینی تھی رض ان کی دو دانت سامنے کے گر گئے تھے رض اپنی ریش و سر کو متغیر نکرتے یعنی خضاب نہ لگاتے ق انکی گردن بزرگ تھی رض ان کی پشت مین خمیدگی تھی ق ہتیلیان موٹی تھین انگلیان سخت تھین رض پانون مین لنگی تھی رض دراز قد تھے رض

صفت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

یہ گندم گون تھے رض کاسہ سر انکا بڑا تھا رض بال مجعد تھے یعنی شکن دار رض آخر عمر مین ان کی بینائی جاتی رہی تھی رض یہ سیاہ خضاب کرتے تھے رض بدن پر بال تھے رض انگلیان موٹی تھین رض یہ کوتاہ قد فربہ اندام تھے یعنی چھوٹے اور موٹے رض

صفت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

یہ گندم گون تھے ق بسیار موی ق دراز قد ق

صفت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

یہ معروق الوجہ تھے یعنی کم گوشت چہرے کی رگین نظر آتی تھین ق دو دانت سامنے کے گر گئے تھے ق داڑھی ہلکی پھلکی تھے ق سر و ریش کو حنا و کتم سے رنگین کرتے تھے ق کوزہ پشت تھے ق دبلے آدمی تھے ق دراز قد تھے ق تمام ہوا بیان شمائل نبوی

وغیرہ اشخاص خاص الخاص کا بعونہ تعالی وصونہ ۲۸ - رمضان ۱۳۱۰ھ ہجری روز چہار شنبہ کو دو نشست قلیل المقدار مین واللہ الحمد والمنۃ

خاتمہ بعد ختم اس بیان کے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ جس طرح آغاز اس شمائل کا ذکر حلیۂ جلیۂ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا ہے اسی طرح انجام اسکا ذکر شمائل بعض انبیاء پر جن کا حلیۂ شریف خود حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کیا جاوی وباللہ التوفیق

صفت موسی علیہ السلام

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے ھو رجل آدم طوال سبط شعرہ مع اذنیہ او فوقہما رواہ احمد یعنی وہ ایک مرد گندم گون دراز قد فرو ہشتہ موی تہی بال اون کی سر کے برابر دونون کانون کے تہے یا کانون کے اوپر تہے دوسری روایت مین فرمایا ہے رایت موسی بن عمران رجلا طوالا جعدا کانہ من رجال ازد شنوءۃ رواہ البیہقی یعنی مینے موسی کو شب معراج مین دیکہا وہ ایک مرد دراز قد شکن دار موی ہین گویا قبیلۂ ازد شنوءہ کی ایک مرد ہین تیسری روایت مین فرمایا ہے ورایت موسی آدم کثیر الشعر شدید الخلق رواہ احمد یعنی مینے موسی کو گندم گون بسیار موی سخت آفرینش دیکہا چوتہی روایت مین ہے مررنا برجل طوال سبط آدم کانہ من رجال ازد شنوءۃ رواہ البیہقی

عن ابی ذر پانچوین روایت ابوہریرہ مین رفعاً یون آیا ہے حین اسری بی لقیت موسی فنعتہ فاذا رجل حسبتہ قال مضطرب رجل الراس کانہ من رجال شنوءۃ رواہ الشیخان چھٹی روایت مین یون فرمایا ہے کہ وقد رایتنی فی جماعۃ من الانبیاء واذا موسی قائم یصلی اذا ھو رجل جعد کانہ من رجال شنوءۃ رواہ البخاری ومسلم ساتوین روایت مین رفعاً بروایت ام ہانی یون آیا ہے ارانی موسی آدم طوالا سبط الشعر شبہتہ برجال ازد شنوءۃ رواہ الطبرانی ان روایات مین کسی جگہہ سر کے بالون کو سیدہا اور کسی جگہہ شکن دار بتایا ہے اس سی معلوم ہوا کہ حد اعتدال پر تھے نہ نہایت جعد اور نہ بغایت سبط

صفت عیسی علیہ السلام

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے رایت عیسی ابیض جعد الراس حدید البصر مبطن الخلق یعنے مینی عیسی کو دیکہا سفید رنگ شکن دار موی تیز نگاہ میانہ آفرینش رواہ احمد دوسری روایت مین فرمایا ہے رایت عیسی بن مریم مربوع الخلق الی الحمرۃ والبیاض سبط الراس یعنی میانہ قامت سرخ وسفید فروہشتہ موی رواہ البیہقی عنہ تیسری روایت مین فرمایا ہے لقیت عیسی فنعتہ قال ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس رواہ الشیخان یعنی میانہ قد سرخ رنگ گویا حمام سے نکلے ہین چوتہی روایت مین رفعاً

آیا ہے واذا عیسی بن مریم قائم یصلی اقرب الناس شبہا بہ عروۃ بن مسعود الثقفی اخرجاہ فی الصحیحین پانچوین روایت کا لفظ ام ہانی سے رفعا یون ہے وارانی عیسی بن مریم ربعۃ ابیض یضرب الی الحمرۃ شبہتہ بعروۃ بن مسعود الثقفی یعنے جبریل علیہ السلام نے مجہے عیسے کو دکہایا مینے اونکو میانہ قد سفید رنگ مائل بسرخی پایا رواہ الطبرانی

صفت ابو الانبیا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

حدیث ابن عباس مین بضمن قصہ اسرا فرمایا ہے نظرت الی ابراہیم حتی کانہ صاحبکم یعنی مینے طرف خلیل جلیل کے نگاہ کی گویا وہ مثل تمہارے صاحب کے ہین یعنی میرے ہمشکل ہین حدیث ابو ذر کا لفظ رفعا یون ہے ولقیت ابراہیم وانا اشبہ ولدہ بہ مینے ابراہیم سے ملاقات کی مین اون کی اولاد مین اشبہ تر ہون ساتہہ اون کے رواہ الشیخان تیسرا لفظ رفعا یہ ہے واذا ابراہیم قائم یصلی اقرب الناس شبہا بہ صاحبکم اخرجاہ فی الصحیحین چوتہا لفظ ام ہانی کا رفعا یہ ہے فارانی ابراہیم یشبہ خلقہ خلقی ویشبہ خلقی خلقہ رواہ الطبرانی یہ سب احادیث تفسیر ابن کثیر مین بطولہا مذکور ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان انبیاء علیہم السلام کو باشکال مذکورہ شب معراج مین دیکہا تہا اور ہر ایک سے صاحب سلامت ہوئی تہی اور ہر ایک نے مرحبا کہا تہا وللہ الحمد

حسن الخاتمہ

سید شبلنجی مدعو بمومن رح نی کتاب نور الابصار مین جو حلیہ ائمہ اثنا عشر اہل بیت و ائمہ اربعہ اصحاب مذاہب کا ذکر کیا ہے وہ اس جگہہ بغرض تکمیل مقصود بالفاظہ ذکر کیا جاتا ہے

صفت امامین رضی اللہ عنہما یعنی حسن و حسین

کتاب صفوہ مین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ علی نی کہا الحسن اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبہ الناس بالنبی ما کان اسفل من ذلک رواہ الترمذی مین کہتا ہون انس نی کہا ہے لم یکن احد اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من الحسن بن علی اور دربارۂ حسین علیہ السلام بہی کہا ہے کان اشبہہم برسول اللہ صلعم رواہ البخاری

صفت حسن رضی اللہ عنہ

کان ابیض مشربا بحمرۃ ادعج العینین سہل الخدین کث اللحیۃ ذا وفرۃ کان عنقہ ابریق فضۃ عظیم الکرادیس بعید ما بین المنکبین ربعۃ لیس بالطویل ولا بالقصیر من احسن الناس وجہا وکان یخضب بالسواد وکان جعد الشعر حسن البدن ذکرہ الدولابی وغیرہ مین کہتا ہون یہ ساری صفات حلیہ جلیہ نبویہ مین گذر چکے ہین۔

صفت حسین رضی اللہ عنہ

کان اشبہ الخلق بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سرتہ الی کعبہ

جو حلیہ آنحضرتؐ ناف سے تا قدم مبارک پہلے گذر چکا ہے وہی بعینہ انکا حلیہ سمجھنا چاہیے واصفان علی نی ذکر حلیہ حسن کا ناف سی تا قدم اور ذکر حلیہ حسین کا صدر سے تا راس ضبط نہین کیا تعجب ہے لکن جزو دلالت کرتا ہے کل پر ۔

صفت علی بن حسین ملقب زین العابدین

ان کی صفت مین فقط اسی قدر کہا ہے کہ اسمر قصیر نحیف یعنی گندم گون کوتاہ قد لاغر بدن تھے

صفت محمد باقر بن زین العابدینؓ

یہ اسمر معتدل تھے یعنی گندم گون اعتدال عبارت ہے تناسب اعضا سے اور یہ صفت محمود ہوتی ہے

صفت جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہ

یہ معتدل آدم اللون تھے یعنی گندم گون

صفت موسی کاظم بن جعفر صادق رضؓ

یہ اسمر عقیق تھے

صفت علی رضا بن موسی کاظم

یہ اسود معتدل تھی یعنی سیاہ رنگ متناسب الاعضا وجہ اس کی یہ تھی کہ ان کی والدہ شریفہ سیاہ تھین

صفت محمد جواد بن علی رضا

یہ سفید رنگ معتدل تھے

صفت علی ہادی بن محمد جواد

یہ اسمر اللون یعنی گندم گون تھی

صفت حسن خالص بن علی ہادی

یہ درمیان سمرت وبیاض کی تھے

صفت محمد بن حسن خالص

یہ جوان میانہ قامت حسن الوجہ والشعر تھے انکی بال انکی دوش پر سائل تھے اقنی الانف اجلی الجبہہ تھے یہ آخر ائمہ اثنا عشرین مذہب امامیہ پر یہ ۲۶۶ھ ہجری مین اندر سرداب کی غائب ہو گئے شیعہ انہین کو مہدی موعود منتظر سمجھتے ہین اور یہ غلط ہے محل اس بحث کا دوسرا ہے

صفت محمد بن عبداللہ مہدی آخر زمان

یہ ایک جوان سرمگین چشم ازج الحاجبین اقنی الانف کث اللحیہ ہون گی ان کی رخسار راست پر ایک خال ہوگا حدیث طبرانی مین آیا ہے

کالکوکب الدری اللون لون عربي والجسم جسم اسرائیلی ای طویل

ابو سعید خدری کا لفظ رفعا یہ ہی المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف رواہ ابوداود والترمذی حذیفه

بن الیمان کا لفظ رفعا یون ہی المهدی ولدی وجهه کالقمر الدری واللون منه لون عربی

والجسم جسم اسرائیلی رواہ ابن شیرویہ فی کتاب الفردوس حلیہ مہدی علیہ السلام کا بیان تفصیل وار

کتاب حجج الکرامہ مین لکھا گیا ہی حاکم کا لفظ یہ ہی اشم الانف اقنی اجلی اور محمد بن جعفر نی

کہا ہی کہ باریک حاجب و دراز و کمان ابروہون گی اون کی حواجب مین

اقتران نہوگا اور کلان جسم انبوہ ریش سرگین چشم سیاہ مردمک درخشندہ

دندان ہونگے اور شانہ پر علامت آنحضرت کی ہوگی اور کشادہ دندان

ہونگی ابن عباس نی کہا میانہ قد مشروب الحمرۃ ہون گی چہرہ اونکا مثل

ستارہ درخشندہ کی ہوگا کشادہ پیشانی بینی دراز باریک میان ہون گے

اور ہمراہ درازی ابرو کی چشم فراخ ہوگی اور دانتون مین فرق ہوگا

یعنی متصل نہونگے اور کف دست راست پر بہی ایک تل ہوگا اور زبان

مین لکنت ہوگی وقت بستگی سخن کے ہاتھ زانو پر مارینگے اور درمیان دونون

زانو کے کشادگی اور بعد ہوگا لکن ثقیل اللسان ہونگے حدیث علی مین

آیا ہے کہ سیخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیکم یشبه فی الخلق ولا

یشبه فی الخلق رسالہ حشریہ مین کہا ہے کہ قد اون کا مائل بہ درازی

ہوگا اور رنگ اونکا روشن ہوگا لکن چہرہ مشابہ چہرہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نہوگا انتہے۔

صفت امام عالیمقام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

کان حسن السمت والوجه والثوب والفعل والمواساة لکل من طاف به وکان ربعة من الرجال لیس بالطویل ولا بالقصیر وکان من احسن الناس منطقا

صفت امام دار الہجرۃ مالک بن انس رضی اللہ عنہ

کان طویلا جسیما عظیم الهامة ابیض الراس واللحیة قیل تبلغ لحیته صدره وقیل کان اشقر ازرق العینین یلبس الثیاب العدنیة الرفیعة

صفت امام ہمام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ

کان طویلا سائل الخدین قلیل لحم الوجه طویل العنق طویل القصب اسمر خفیف العارضین یخضب لحیته بالحناء حمراء قانیة حسن الصوت حسن السمت عظیم العقل حسن الوجه حسن الخلق مهیبا فصیحا من اذرب الناس لسانا اذا اخرج لسانه بلغ انفه وکان مسقاما ممنوا بالبواسیر

کذا وصفه ابن الصلاح

صفت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

کان شیخا اسمر مدید القامة یخضب بالحناء

ف صفات میں ان الائمہ اہل بیت وائمہ مذاہب کی جو الفاظ مضبوط تھے وہ اس جگہ لکھے گئے رہے مناقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فاطمہ واہل بیت رسالت وخلفاء اربعہ وبقیہ عشرہ مبشرہ وائمہ اثنا عشر ومجتہدین اربعہ

کی سو کتب مبسوطہ مین ضمناً و استقلالاً مرقوم ہین اور مینے بہی طرف اونکی
اپنی مولفات مین کچہہ اشارہ کیا ہے اور اب مقصد ہے کہ مناقب مشار الیہا کو
استقلالاً علیحدہ طور پر زبان ریختہ اردو مین لکہون اور روایات صحیحہ پر
اقتصار کرون و باللہ التوفیق —

صفت خاکسار بمقدار ذرہ وار راجی رحمت کردگار آرزومند

مغفرت غفار

اما انا فربوع القامۃ اسمر اللون سہل الخدین اجلی الجبہۃ اقنی الانف
قلیل لحم الوجہ معتدل العنق والراس والفخذین والساقین رحب الصدر
اخضب بالحناء خفیف اللحم خفیف اللحیۃ فصبرہا دائم الفکر
متواصل الاحزان لست بالطویل ولا بالقصیر حسن الوجہ والسمت
بطیء الغضب سریع العفو ان شاء اللہ تعالی محب الصلحاء والعلماء ہ
احب الصالحین ولست منہم   لعل اللہ یرزقنی صلاحا
معہذا اصل بات یہی کہ اللہ تعالی کسی کی صورت کو نہین دیکہتا ہے وہ
تو دل اور نیت کو دیکہتا ہے اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے انما ھو
مومن تقی او فاجر شقی الناس کلہم بنو آدم و آدم من تراب رواہ الترمذی
وابو داود بیان ہین شمائل خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب
شمائل ترمذی وغیرہ بغایت جامع ہی اور خاص حلیۂ جلیۂ نبوی کو شیخ

عبدالحق دہلوی کی کتاب مدارج النبوۃ مین ضمناً اور رسالہ مستقلہ مین استقلالاً
بہت خوب لکھا ہی اور کتب سیر مین بھی جابجا ذکر شمائل شریف کا آیا ہے
اصل الفاظ سراپای رسالت کو یہ رسالہ مختصر بھی جامع ہی اس کی سولہویں
جسنے لکھا پڑہا ہے وہ اسی جمال کا بیان اور نشان ہی بس بس جو کہ دیکھنا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب مین ایک نعمت عظمی و بشارت کبری
ہی اس لیی مسلمان کو ضرور ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا کو
اپنی دل مین بخوبی نگاہ رکہی تاکہ وقت رویت کے رویا مین کسی طرح کا اشتباہ
راہزن نہوا اور غیر حق کو حق نہ سمجہہ لی کیونکہ اگرچہ شیطان حضرت کی شمائل قدسیہ
مین تشکل وتمثل نہین ہو سکتا ہی جس طرح کہ حدیث مین آچکا ہے لکن اسکو
کوئی مانع نہین ہی کہ شیطان نائم کو یہ وسوسہ کری کہ مین رسول آخرزمان
ہون اور وہ بسبب عدم دریافت شمائل ماثورہ وعدم طہارت نفس کی غیر
صورت نبوی کو شکل مصطفوی سمجہکر بہک جائی لہذا تحفظ شمائل نبویہ کا ضروریات
دین سی ہی علاوہ اسکی اگر کوئی شکل کسی شخص کے عضو کی مشابہ یا قریب بہ عضو
نبوی ہو تو یہ بھی ہمراہ صحت ایمان کی ایک سعادت کا نشان ہی شرع شریف
مین قیافہ کا اعتبار کیا گیا ہے افسوس ہی کہ بعض جاہل فقیر بے علم پیرون کا
حلیہ تصور شیخ کی لیی جو شرک خفی بلکہ جلی ہے ضبط کرتی ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کا اہتمام کسی جگہہ دیکھا نہین جاتا اسی طرح صحابہ کبار کے

شمائل کا کوئی استقرار و استیعاب نہین کرتا کہ یہ ایک طرح کا علم نافع اور عمل صالح ہے ورنہ پہلا چند رسائل مختصر تعلیمات صلوٰۃ و صوم و زکوٰۃ و حج و ایمان و دعا مین واسطی فائدہ عوام الناس و زنان مستورہ کی لکھی تھے اس لیے اب ایک یہ رسالہ بھی واسطی تعلیم حلیہ شریفہ کے لکھا گیا اگر مطالعہ کتب مبسوطہ کی توفیق نہین ہوتی ہی تو یہی مختصر ہی اسی کو کہین کسی طرح سمجھ لین تو بھی غنیمت ہی

ان لم یکن وابل فطل وخیر الکلام ما قل ودل ولم یمل

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ

والسلام علی المرسلین وعلی اتباعہم

اجمعین الی یوم الدین

آمین